بیٹھ کر اذان دینا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز کے اوقات میں دی جانے والی اذان بیٹھ کر کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ جو اذان بیٹھ کر دی جائے، کیا اسے دوبارہ کہا جائے گا یا نہیں؟ اس کے متعلق رہنمائی فرمادیں۔

سائل: عابد علی (فیصل آباد)

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اذان دین اسلام کا عظیم شعار، نماز کے لیے بلانے کا سبب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے زمانے سے اذان دینے کا ایک مخصوص طریقہ رائج ہے، کھڑے ہو کر اذان دینا بھی اسی معہود و معمول طریقے کا ایک حصہ ہے، لہذا بلا عذر بیٹھ کر اذان کہنا مکروہ اور سنت متوارثہ کی مخالفت ہے اور جو اذان بیٹھ کر دی جائے، اُسے کھڑے ہو کر دوبارہ کہنا مستحب ہے، البتہ عذر کی وجہ سے بیٹھ کر اذان دینا بلا کراہت جائز، بلکہ صحابی رسول کے عمل سے ثابت ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اذان دی، جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ میں حدیث مبارک ہے:

"حدثنا أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: أن عبد اللہ بن زید الأنصاري جاء إلی النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقال: یا رسول اللہ رأیت في المنام کان رجلا قام وعلیہ بردان أخضران علی جذمة حائط فأذن مثنی وأقام مثنی وقعد قعدة قال: فسمع ذلك بلال فقام فأذن مثنی وأقام مثنی وقعد قعدة"

ترجمہ: ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبد اللہ بن زید انصاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، تو عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے خواب میں ایک آدمی کو گری ہوئی دیوار کے ٹیلے پر کھڑے دیکھا، جس پر دو سبز رنگ کی چادریں تھیں، پھر اس نے دو مرتبہ اذان دی، دو مرتبہ اقامت کہی اور پھر بیٹھ گیا، راوی کہتے ہیں جب حضرت بلال نے یہ سنا، تو کھڑے ہو گئے اور دوبار

اذان کہی، دوبارا قامت کہی اور پھر بیٹھ گئے۔ (المصنف ابن ابی شیبہ، جلد1، صفحہ185، مطبوعہ دار التاج، بیروت)

بیٹھ کراذان دینا طریقہ متوارثہ کے خلاف ہے، جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے:

”أن يؤذن قائما إذا أذن للجماعة، ويكره قاعدا لأن النازل من السماء أذن قائما حيث وقف على جذم حائط وكذا الناس توارثوا ذلك فعلا فكان تاركه مسيئا لمخالفته النازل من السماء وإجماع الخلق“

ترجمہ: مُؤذِّن جب جماعت کے لیے اذان دے تو کھڑا ہو کر دے، بیٹھ کر اذان کہنا، مکروہ ہے، کیونکہ آسمان سے اترنے والے فرشتے نے دیوار پر کھڑے ہو کر اذان دی تھی، یونہی لوگوں کا ہمیشہ سے یہی معمول رہا ہے، تو گویا اِسے چھوڑنے والے نے آسمان سے اترنے والے فرشتے اور مخلوق کے اجماع کی مخالفت کی وجہ سے برا کیا۔ (بدائع الصنائع، جلد1، صفحہ 648، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

بیٹھ کر اذان دینا مکروہ اور اس کا اعادہ مستحب ہے، جیسا کہ نور الایضاح میں ہے:

”ويكره۔۔۔أذان الجنب وصبي لا يعقل وقاعد۔۔۔ويستحب إعادته“

ترجمہ: جنبی، ایسا بچہ جو سمجھ دار نہ ہو، اور بیٹھ کر اذان دینے والا، ان سب کی اذان مکروہ ہے اور ان کی اذان کا اعادہ مستحب ہے۔ (نور الایضاح مع مراقی الفلاح، صفحہ 120-121، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

عذر کی وجہ سے بیٹھ کر اذان دینا مکروہ نہیں، جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ میں حدیث ہے:

”عن عطاء: أنه كره أن يؤذن وهو قاعد إلا من عذر“

ترجمہ: حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیٹھ کر اذان دینا مکروہ ہے مگر یہ کہ عذر ہو۔

صحابی رسول نے بھی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر اذان دی، جیسا کہ اسی کتاب کی دوسری حدیث میں ہے:

”عن الحسن ابن المحمد العبدي قال: رأيت أبا زيد صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت رجله أصيبت في سبيل الله يؤذن وهو قاعد“

ترجمہ: حضرت حسن بن محمد عبدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایسے مرد تھے جن کو اللہ کی راہ میں مصیبت پہنچی، تو وہ بیٹھ کر اذان دے رہے تھے۔ (المصنف ابن ابی شیبہ، جلد1، صفحہ 194-195 مطبوعہ دار التاج، بیروت)

البنایہ شرح ہدایہ میں ہے:

”القيام سنة أذان الجماعة ويكره تركه من غير عذر ر“

ترجمہ: جماعت کی اذان کے لیے کھڑے ہونا سنت ہے اور اس کو عذر کے بغیر ترک کرنا مکروہ ہے۔ (البنایۃ شرح الہدایۃ، جلد2، صفحہ96، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

عذر کی وجہ سے بیٹھ کر اذان دینے میں شرعاً کوئی حرج نہیں، جیسا کہ موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے:

”اتفق الفقهاء على أنه يكره أن يؤذن المؤذن جالسا إلا لعذر، أو إذا كان يؤذن لنفسه كما يقول الحنفية والمالكية، لأمره صلى الله عليه وسلم بلالا بالقيام بقوله: قم فناد بالصلاة۔۔۔ **وأما صاحب العذر فلا بأس أن يؤذن جالسا** قال الحسن بن محمد العبدي: رأيت أبا زيد صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت رجله أصيبت في سبيل الله يؤذن قاعدا“

ترجمہ: اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ بیٹھ کر اذان دینا مکروہ ہے مگر یہ کہ کوئی عذر ہو یا کوئی شخص اپنے کسی مقصد کے لیے بیٹھ کر اذان دے (تو مکروہ نہیں)، جیسا کہ احناف اور مالکیہ کہتے ہیں، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان ”قم فناد بالصلاۃ“ (کھڑے ہو اور اذان پڑھو) کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو کھڑے ہو کر اذان دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔۔۔ **بہر حال جس کو کوئی عذر ہو اس کے لیے بیٹھ کر اذان دینے میں کوئی حرج نہیں،** حضرت حسن بن محمد عبدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایسے مرد تھے جن کو اللہ کی راہ میں مصیبت پہنچی، تو وہ بیٹھ کر اذان دے رہے تھے۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، جلد15، صفحہ264، مطبوعہ دار السلاسل، الکویت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9450

تاریخ اجراء: 20صفر المظفر1446ھ/15اگست2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net